عبارت کی ادبی نزاکتوں کو سمجھنے کی بھی پوری صلاحیت ہونی چاہیے۔ دینی علوم میں ان ماہرانہ اور خداداد صلاحیتوں کے بعد ہی کوئی شخص مجتہد کہا جاسکتا ہے۔ رہا کسی خاص مسلک کی تقلید کرتے ہوئے اگر کوئی شخص خداترسی اور اتباعِ دین کے جذبے کے ساتھ کسی خاص مسئلے میں اپنی صواب دید کے مطابق کوئی راہ اپناتا ہے تو کوئی آخر کس دلیل کی بناپر اسے اس حق سے روک سکتا ہے، جب کہ وہ قرآن وسنت کے علوم سے بھی آراستہ ہو۔ مراد یہ ہے کہ جماعت اسلامی اور اس کے متعلقین کا کوئی الگ سے فقہی مسلک نہیں ہے، نہ ان میں سے ہر ایک مجتہد ہے اور، نہ یہ کسی مسئلے میں اجتہاد کو گمراہی تصور کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہمارے نزدیک بہترین صورت یہ ہے کہ نئے پیش آمدہ مسائل میں اہلِ علم وبصیرت مل جل کر اجتماعی اجتہاد کریں اور اجتماعی کاوشوں سے مسائل کے حل کی سبیل نکالیں۔ (مولانا محمد یوسف اصلاحی)

قرآنی آیات کو ڈیلیٹ کرنا

س: قرآنی آیات اور احادیث کے ترجمے کو بذریعہ موبائل ایس ایم ایس کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کو ڈیلیٹ (delete) کرنا درست ہے یا نہیں؟ نیز کیا قرآنی آیات اور احادیث کے تراجم کو بذریعہ موبائل ایس ایم ایس بھیجنا باعثِ ثواب ہے؟

ج: تذکیر ونصیحت کے لیے قرآنِ مجید کی آیت یا حدیث یا اس کا ترجمہ کسی کو میسیج کرنا فی نفسہٖ جائز ہے اور اس پر ثواب کی اُمید بھی ہے، البتہ اس بارے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ حدیث یا قرآن کی آیت تحقیق کے بغیر نہ بھیجی جائے اور ان کا ترجمہ مستند ہو، نیز قرآن کی آیت کو اس کے رسم الخط میں لکھا جائے کسی اور رسم الخط [یعنی رومن وغیرہ] میں لکھنا جائز نہیں۔

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد یا نصیحت حاصل کرنے کے بعد ڈیلیٹ کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اگر طبیعت پر بوجھ نہ ہو تو پڑھنے کے بعد انھیں ڈیلیٹ کرنا چاہیے، پڑھنے سے پہلے ڈیلیٹ کرنے میں چونکہ صورۃً اعراض پایا جاتا ہے، اس لیے پڑھنے سے پہلے ڈیلیٹ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے، جب کہ بھیجے گئے مضمون کے بارے میں علم ہو کہ یہ قرآنِ مجید کی آیت کا صحیح ترجمہ یا مستند حدیث ہے۔ اگر اس کا صحیح اور مستند

ہونا مشکوک ہو تو پڑھے بغیر بھی ڈیلیٹ کیا جاسکتا ہے۔(مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)

دینی مدرسے کے لیے زکوٰۃ

س: ایک دینی مدرسے میں طلبہ و طالبات کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے ساتھ ابتدائی درس نظامی کے ابتدائی درجات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ یہ مدرسہ مستحق مسافر طلبہ کے قیام و طعام اور علاج و معالجے کا انتظام بھی کرتا ہے۔ مدرسے کا کوئی مستقل ذریعۂ آمدن نہیں ہے اور ضروریات بھی بہت زیادہ ہیں۔ مجھے ایک دوست نے کہا ہے کہ: ''مدارسِ دینیہ میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور نہ ایسا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے''۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسے مدرسے میں ہمارے لیے اپنی زکوٰۃ، عطیات اور فطرانہ وغیرہ دینا شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ایسا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج: اگر مدرسے میں مستحقِ زکوٰۃ طلبہ مقیم ہیں اور مدرسے کے منتظمین شرعی اصول کے مطابق زکوٰۃ کی رقم پوری احتیاط کے ساتھ ان طلبہ کے کھانے پینے کی اشیا اور وظائف میں خرچ کرتے ہیں، تو ایسے مدرسے کے مستحق طلبہ کے لیے زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اس سے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے گی۔ لہٰذا، ایسے مدرسے میں زکوٰۃ دینے کو ناجائز کہنا درست نہیں، بلکہ اس طرح کے مدرسے میں زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ کی ادایگی کے ساتھ اشاعتِ دین کا بھی ثواب ملے گا۔(مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)

عقیقے کا شرعی مقام

س: زید کے چھے بچے ہیں اور سب عاقل و بالغ ہیں، ان میں سے کسی کا بھی عقیقہ نہیں کیا گیا۔ اب زید اپنے بچوں کا عقیقہ کرنا چاہتا ہے لیکن اتنی گنجایش نہیں کہ سب کا ایک ساتھ عقیقہ کرے۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ ایک کے عقیقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کرے۔ شرعاً اس میں کوئی گنجایش یا سہولت مل سکتی ہے تو بتادیں؟

ج: عقیقہ کرنا شرعاً ضروری نہیں بلکہ آپ کو اختیار ہے۔ اگر آپ کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ پھر اگر ایک بچے کے عقیقے میں دو بکروں کے بجاے ایک بکرا کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے، اور